www.KitaboSunnat.com

طلباء ان سہولیات سے مستفید ہوں گے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کا اِعزاز

الحمدللہ جامعہ ہذا تعلیمی میدان میں ایک نام رکھتا ہے۔ جس میں اَساتذہ جامعہ کا خصوصی جذبہ اور طلبا کی محنت شامل حال ہے۔ جس کا ثمرہ آج اس صورت میں سامنے ہے کہ وفاق المدارس جامعہ سلفیہ کے زیر اِہتمام منعقدہ سالانہ امتحان ۲۰۰۹ء میں ملک بھر میں جامعہ لاہور الاسلامیہ کے طلباء نے چار پوزیشنز حاصل کی ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

عالمیہ میں محمد اَرشد قریشی نے ملک بھر میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے جو اب اِسلامک یونیورسٹی اِسلام آباد میں ایم فل کی تعلیم حاصل کرنے میں سرگرم ہیں جنہوں نے ایم۔فل کے اِنٹرویو میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔

الشہادۃ العالیہ میں جامعہ کے دو طلباء نے پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔ قاری خضر حیات نے پہلی پوزیشن حاصل کی جو اِس سے قبل جامعہ ہذا کی طرف سے عمرہ کا اِنعام حاصل کرچکے ہیں۔ حافظ محمود اَحمد سیاف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح حافظ عدنان اِسحاق نے ثانویہ خاصہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان طلباء کے علم و عمل میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی فرمائے۔ (آمین)

جامعہ ہذا کے چار طلباء کا گذشتہ سال مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا تھا جنہوں نے اپنے پہلے سمسٹر کے امتحان میں نمایاں نمبر حاصل کیے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

دو طلباءِ کرام حافظ عبدالمنان اور حافظ محمد زبیر نے کلیّۃ الشریعۃ مدینہ یونیورسٹی میں زبردست نمبر حاصل کئے۔ حافظ عبدالمنان نے ۸۰۰ میں سے ۷۹۶ اور حافظ محمد زبیر نے ۸۰۰ میں سے ۷۹۳ نمبر حاصل کیے جبکہ دو طلباء حافظ اِحسان الٰہی ظہیر اور حافظ عبدالباسط نے کلیّۃ الحدیث میں نمایاں نمبر حاصل کئے۔ حافظ اِحسان الٰہی ظہیر نے ۸۰۰ میں سے ۷۸۷ اور حافظ عبدالباسط نے بھی ۸۰۰ میں سے ۷۸۷ نمبر حاصل کئے۔ ان زبردست کامیابیوں پر جامعہ بارگاہِ الٰہی میں اِظہارِ تشکر کرتا ہے۔ اللہ ان طلباء کرام کو دین حنیف کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ (آمین)

آخر میں ہم اپنے مکرم قارئین سے جامعہ کی مزید ترقی اور سلامتی کی دعا کی اَپیل کرتے ہیں کہ اللہ دین کے اس قلعہ کو تا قیامت قائم و دائم رکھے اور اس کا فیض ہمیشہ جاری رکھے۔ (آمین)

قراءاتِ سبعہ و تجوید کی اَہمیت وضرورت (جامعہ سلفیہ میں تکمیل قراءاتِ سبعہ و محفل حُسنِ قراءات)

دِینی مدارس میں اِسلام کے بنیادی مصادر قرآن و حدیث کی تدریس کے ساتھ ساتھ وہ تمام علوم و فنون بھی پڑھائے جاتے ہیں جو اِسلام کے فہم میں ممد و معاون ہوں۔ خاص کر نصوص کی تشریح و توضیح کے لیے مفسرین، محدثین اور فقہاء کی کاوشوں سے بھی اِستفادہ کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض اَہم کتب باقاعدہ نصاب کا حصہ ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عربی زبان واَدب کے لیے متنبّی اور حماسہ جیسی کتب بھی نصاب میں شامل ہیں۔ یہ ساری کتب براہِ راست کتاب وسنت کو سمجھنے میں اَہم کردار اَدا کرتی ہیں۔ ان کی اَہمیت اور ضرورت سے کوئی ماہر تعلیم اِنکار نہیں کرسکتا۔

اِسلام کا اَہم ترین ماخذ قرآنِ حکیم ہے جس کو سمجھنے کے لیے اِس کا صحیح پڑھنا اَز حد ضروری ہے۔ مدارس میں اس کا اِہتمام موجود ہے۔ البتہ مختلف قراءات کی تدریس اور اس کا فہم بہت کم مدارس میں ہے۔ اس کی مختلف وجوہات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتی ہیں مثلاً دوسرے فنون کی نسبت فنِ قراءۃ وتجوید بہت مشکل اور محنت طلب ہے۔ اس کے ماہرین اَساتذہ کمیاب ہیں۔ عام زندگی میں مختلف قراءات کا عملی مظاہرہ نہیں ہوتا اور نہ ہی عوام الناس اُسے سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔

اِس کے باوجود علماءِ کرام اس کی ضرورت ، اَہمیت اور اَفادیت سے اِنکار نہیں کرتے ، کیونکہ مختلف قراءات کی تعلیم رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کا حصہ ہے۔ آپ نے خود اس کی تعلیم دی اور مختلف قراءات پر موافقت فرمائی۔ اس اِعتبار سے اس علم کو پڑھنا پڑھانا اور سمجھنا نیز اس کی صیانت وحفاظت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مختلف قراءات سے معانی اور مفہوم کے تنوع کا بھی ہماری زندگی سے گہرا تعلق ہے جس سے مستفید ہونا ہمارا حق ہے۔ قراءاتِ سبعہ کا علم نہ صرف محفوظ ہے، بلکہ ہر دور میں اس کے ماہرین علماء موجود رہے ہیں جو اس کی بقاء کے لیے کوشاں ہیں اور عملی زندگی میں اس کی تمرین اور مشق بھی کرتے کرواتے رہتے ہیں۔

پاکستان کے مدارس میں اِسلامی علوم کی تدریس کا خاطر خواہ انتظام تو موجود ہے لیکن اکثر مدارس میں اِسلامی علوم کو مختلف اَقسام میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ ایک ہی نصاب کے تحت سب علوم وفنون پڑھا دیئے جاتے ہیں۔ اگر یہ تقسیم ملحوظ رہے تو پڑھنے اور پڑھانے والوں کو کافی حد تک آسانی مہیا کی جاسکتی ہے۔ اَب نصاب میں قرآن حکیم کے چند پاروں کا حفظ تو موجود ہے لیکن باقاعدہ قراءۃ وتجوید کا اِہتمام نہیں کیا جاتا، حالانکہ اس کی اَشد ضرورت ہے تاکہ طالب علم نے جو پارے حفظ کیے ہیں وہ قواعد تجوید کے مطابق پڑھ سکے اور صحیح مخرج کے ساتھ تلاوت کرسکے۔ اس ضمن میں بعض مدارس نے بہت شوق وذوق کے ساتھ اِہتمام کیا ہے۔ قرآن اور علوم القرآن کی تدریس کے لیے باقاعدہ کلیّۃ القرآن یا کم ازکم تجوید وقراءۃ کے نام سے الگ شعبے قائم کیے ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب میں بہت پہلے سے یہ اِہتمام موجود ہے۔ دنیا کے ذہین ترین حفاظ کو کلیّۃ القرآن میں پڑھنے کا موقع ملا۔ جنہوں نے اِسلامی علوم کے ساتھ ساتھ تجوید وقراءات سبعہ وعشرہ کی خصوصی تعلیم ماہرین علماء سے حاصل کی اور پھر اَپنے اَپنے وطن میں اس کا اَحیاء بھی کیا۔

اس سلسلے میں جامعہ لاہور الاسلامیہ کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ جس میں قرآن اور علوم القرآن کی مکمل تدریس کے لیے الگ کلیّۃ القرآن قائم کیا گیا ہے۔ جس کا چار سالہ نصاب تجوید وقراءات کی مکمل تعلیم کے ساتھ اِسلامی علوم کو جاننے کے لیے کافی ہے۔ ممتاز قاری جناب محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کی پُرخلوص محنت سے یہ اِدارہ پروان چڑھا اور بہت شہرت حاصل کی۔ آپ کے بعد مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ کے ہونہار فرزند ارجمند جناب قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ نے مسند تدریس کو رونق بخشی اور کلیّۃ القرآن کو چار چاند لگا دیئے۔ موصوف پوری محنت اور دلچسپی سے دن رات کام کررہے ہیں اور قراءاتِ سبعہ کے ماہرین تیار کیے جارہے ہیں۔ توقع ہے کہ یہ اِدارہ پہلے سے بڑھ کر علم القراءات کی خدمت سرانجام دے گا۔

اِسی طرح اُستاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ عرصۂ دراز سے قرآنی علوم کی تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ہزاروں تلامذہ مختلف مقامات پر تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود اچھے اور عمدہ قراء کی ضرورت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحباب کو یہ جان کر دلی خوشی اور مسرت ہوگی کہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد (جو اِسلامی علوم کی تدریس کا ممتاز اِدارہ ہے اور پاکستان کے صفِ اوّل کے مدارس میں شامل ہے) نے بھی تجوید قراءات کی اَہمیت اور ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آج سے پانچ سال قبل شعبہ تجوید وقراءات کا آغاز کردیا تھا جن کے بنیادی مقاصد میں یہ بات شامل تھی کہ اَیسے رجال کار تیار کیے جائیں جو ایک طرف تو اِسلامی علوم پر مکمل دسترس رکھتے ہوں اور ساتھ ہی علم القراءات سے بھی بخوبی آگاہ ہوں اور یہ تاثر ختم کیا جاسکے کہ ایک قاری قراءاتِ سبعہ سے تو آگاہی رکھتا ہے مگر کوئی دینی مسئلہ بیان کرنے سے قاصر ہے۔ ایک عالم فتویٰ تو دے سکتا ہے مگر قرآن حکیم کی صحیح تلاوت نہیں کرسکتا۔ بڑی شدت کے ساتھ یہ کمی بھی محسوس کی جاتی تھی کہ شعبہ تحفیظ القرآن میں مساجد کی امامت کے لیے قراء موجود نہیں ہیں۔ لیکن قراء کی کمی کی وجہ سے عام حفاظ سے یہ کام چلایا جاتا ہے جس سے حفظ کرنے والے طلبہ میں مطلوبہ معیار پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لیے لازم ہے کہ پہلے قرآن حکیم کو صحیح پڑھا جائے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اِنتظامیہ اور اَساتذہ کرام نے اِخلاص اور جذبے کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور قراءات کی تدریس کے لئے کلیہ القرآن الکریم جامعہ لاہور الاسلامیہ کے فارغ التحصیل قراء قاری ریاض احمد اور قاری شعیب عارفی کی خدمات حاصل کیں۔

جامعہ سلفیہ سے قسم تجوید اور قراءات سے فارغ ہونے والے قراء کے اِعزاز میں ایک پُروقار تقریب تکمیل قراءۃ سبعہ و محفل حُسنِ قراءۃ منعقد ہوئی۔ جس میں بطور مہمانانِ خصوصی قاری محمد اِدریس عاصم ﷾، قاری محمد اِبراہیم میرمحمدی ﷾، قاری حمزہ مدنی ﷾، قاری صہیب احمد میرمحمدی ﷾ اور قاری عبدالسلام عزیزی ﷾ نے شرکت کی، جبکہ میاں نعیم الرحمٰن ﷾ اپنی علالت کے باوجود بطور خاص تشریف لائے اور تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ مدیر التعلیم جامعہ سلفیہ نے بھی مختصر گفتگو میں شعبہ تجوید وقراءۃ کے قیام پر روشنی ڈالی اور قاری ریاض اَحمد ﷾ کی خدمات کو بے حد سراہا جبکہ قاری صہیب اَحمد ﷾ نے کلیدی خطاب میں قراءات وتجوید کی اَہمیت وضرورت پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے قراءات سبعہ وعشرہ کے اِثبات میں دلائل پیش کیے اور اہل مدارس پر زور دیا کہ وہ باقی علوم کی طرح علم القراءات کی تدریس کا بھی اِنتظام کریں۔

اس کے بعد قاری نوید الحسن لکھوی ﷾ اور قاری عبدالسلام ﷾ نے تلاوت قرآن، اور قاری حمزہ مدنی ﷾ نے مختلف قراءات میں تلاوت کر کے سماں باندھ دیا۔ قاری محمد اِبراہیم ﷾ اور قاری محمد اِدریس عاصم ﷾ نے بھی اپنے مخصوص اَنداز میں تلاوت کلام پاک کی۔ آخر میں حافظ مسعود عالم ﷾ نے ناصحانہ گفتگو فرمائی اور رقت آمیز دعا کی۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کی تمنائیں اور آرزوئیں پوری فرمائے اور جامعہ اور اس کے معاونین کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ